اَرْبَعِین

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مذکور سیدنا علی المرتضیٰ،

سیدہ کائنات اور حسنین کریمین علیہم السلام کے فضائل و مناقب

فَضَائِلُ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَيْنِ علیہم السلام

مِمَّا

رَوَى الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: محمد ضیاء الحق رازی
اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر 1: دسمبر 2016ء [1,100 - پاکستان]
اِشاعت نمبر 2: جنوری 2017ء [1,000 - اِنڈیا]
قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

محمد سید الکونین والثقلین

والفریقین من عرب ومن عجم

اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آله وصحبه وبارک وسلم

المُحتَویات

﴿فرمانِ رسول ﷺ: علی (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں علی (رضی اللہ عنہ) سے ہوں﴾

جَامِعُ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ الْأَطْهَارِ عليهم السلام

﴿ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۱/ ۱. **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ:** قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا. بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا. بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَلَا أَيُّهَاالنَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِکُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِکٌ فِيْکُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ. وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ. فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ۳/ ۱۸۷۳، الرقم/ ۲۴۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۳۶۶، الرقم/ ۱۹۲۶۵، وابن حبان في الصحيح، ۱/ ۱۴۵، الرقم/ ۱۲۳۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر قیام فرما ہوئے جسے خُم کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو بس (اللہ کی طرف سے بھیجا گیا) ایک انسان ہوں عنقریب میرے ربّ کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتۂ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے (واپس اپنے رب کے پاس جانے کے لیے) لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ آپ ﷺ نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے) اُبھارا اور ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

حَدِيْثُ الْغَدِيْرِ وَأَهْلُ الْبَيْتِ الأَطْهَارُ عليهم السلام

﴿ حدیثِ غدیر اور اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام ﴾

٢/٢. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلٰى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ، خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ، خَيْرًا كَثِيْرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ، مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، وَاللهِ، لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٤/١٨٧٣، الرقم/٢٤٠٨.

بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ، فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ، وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَقَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ يَا زَيْدُ؟ أَلَيْسَ نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ؟ قَالَ: نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ، وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيْلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت زید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں، حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، حصین نے عرض کیا: اے زید! آپ کو بہت خیر کثیر حاصل ہوئی، آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ سے حدیث سنی، آپ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا اور آپ ﷺ کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں، اے زید! آپ ہمیں رسول اللہ سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنایئے، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! بخدا اب میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور ایک مدت گزر گئی اور رسول اللہ ﷺ کی جو احادیث مجھے یاد تھیں ان میں سے بعض کو میں بھول گیا، سو جو حدیث میں تم سے بیان کروں، اس کا تم مجھے مکلّف نہ کرو، پھر انہوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لیے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ

کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جس کو خم کہتے ہیں، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! سنو میں ایک بشر ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اس کو لبیک کہوں گا، میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ ﷺ نے کتاب اللہ (پر عمل کرنے) پر اُبھارا اور اس کی ترغیب دی، پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، حصین نے کہا: اے زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی ازواج اہل بیت سے نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی ازواج بھی اہل بیت سے ہیں، لیکن آپ ﷺ کے اہل بیت وہ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام کردیا گیا۔ کہا: وہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں۔ عرض کیا: کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

آيَةُ التَّطْهِيرِ وَأَهْلُ الْبَيْتِ الْأَطْهَارُ عليهم السلام

﴿آیتِ تطہیر اور اہلِ بیتِ اَطہار عليهم السلام﴾

٣/٣. **عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾** [الأحزاب، ٣٣/٣٣].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضي الله عنها بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضي الله عنهما آئے تو

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب فضائل أهل بيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٤/١٨٨٣، الرقم/٢٤٢٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٧٢، الرقم/١١٤٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم/٣٦١٠٢، وابن راهويه في المسند، ٣/٦٧٨، الرقم/١٢٧١۔

آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ 'بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo'۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

آيَةُ الْمُبَاهَلَةِ وَأَهْلُ الْبَيْتِ الْأَطْهَارُ عليهم السلام

﴿آيتِ مباہلہ اور اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام﴾

٤-٥/٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَکَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ؟ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَکَرْتُ ثَـلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَکُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُـلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٤/١٨٧١، الرقم/٢٤٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٥، الرقم/١٦٠٨، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران، ٥/٢٢٥، الرقم/٢٩٩٩۔

قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهٖ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهٖ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣/٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَآءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تو ان سے دریافت کیا کہ تمہیں ابوتراب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو برا کہنے سے کیا چیز مانع ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمائی تھیں، اس لیے میں ان کو کبھی برا نہیں کہہ سکتا، اگر ان تین باتوں سے ایک بات بھی میرے لیے فرمائی ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض غزوات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے (مدینہ منورہ میں) چھوڑ دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اور غزوۂ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا

جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ﴾ ’آپ فرما دیں کہ آ جاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں‘؛ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(٥) وَفِي رِوَايَةِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب فضل نسب النبي ﷺ، ٤/١٧٨٢، الرقم/٢٢٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٧، الرقم/١٧٠٢٧-١٧٠٢٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٣، الرقم/٣٦٠٥-٣٦٠٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٣٥، الرقم/٦٢٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم/٣١٧٣١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٦٩، الرقم/٧٤٨٥۔

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایک روایت میں حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل ﷺ سے بنو کنانہ کو منتخب کیا اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَطْهَارِ عليهم السلام

﴿حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اَہلِ بیتِ اَطہار پر درود بھیجنے کا بیان﴾

٦/٥. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضی الله عنه فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَکَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْکُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْکُمْ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلا، ٣/١٢٣٣، الرقم/٣١٩٠، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الصلاة على النبي ﷺ، ٥/٢٣٣٨، الرقم/٥٩٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ١/٣٠٥، الرقم/٤٠٦، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر، ٣/٤٧، الرقم/١٢٨٧-١٢٨٩-

اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت کعب بن عُجرہ ﷛ ملے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں جسے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، مجھے وہ ضرور عطا کریں۔ انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی خدمت میں سلام بھیجنا تو سکھا دیا ہے لیکن ہم آپ پر اور آپ کے اہلِ بیت پر درود کیسے بھیجا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ﴾ 'اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) پر اور آلِ محمد پر جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم ؑ پر اور آلِ ابراہیم پر، بیشک تُو بہت تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آلِ محمد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ اور آلِ ابراہیم پر، بے شک تُو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے'۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧-١٠/٦. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْکَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ. وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو حُمَید ساعِدِی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (یوں) کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ. وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾ ’اے اللہ! تو درود بھیج، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی ازواجِ مطہرات اور اُن کی ذُرّیت طاہرہ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب يزفان النسلان في المشي، ٣/١٢٣٢، الرقم/٣١٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم بعد التشهد، ١/٣٠٦، الرقم/٤٠٧، ومالك في الموطأ، ١/١٦٥، الرقم/٣٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٣٨٤، الرقم/١٢١٧، وأبو عوانة في المسند، ١/٥٤٦، الرقم/٢٠٣٩۔

ﷺ کی آل پر اور برکت عطا فرما حضرت محمد ﷺ پر اور اُن کی ازواجِ مطہرات پر اور اُن کی ذُرّیتِ طاہرہ پر جیسا کہ تو نے برکت عطا کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔ بے شک تُو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے'۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٨) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْکَ فَکَيْفَ نُصَلِّي؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنا تو ایسے ہے لیکن ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ ﷺ

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الصلاة على النبي ﷺ، ٥/٢٣٣٩، الرقم/٥٩٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٧، الرقم/١١٤٥١، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ، ١/ ٢٩٢،الرقم/٠٣ـ

نے فرمایا: اس طرح کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ﴾ ’اے اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر درود بھیجا اور برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) پر اور آپ ﷺ کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی‘۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(٩) وَفِي رِوَايَةِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ...... إلخ﴾ [الأحزاب، ٥٦/٣٣]، ١٨٠٢/٤، الرقم/٤٥١٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ٢٥٧/١، الرقم/٩٧٦۔

بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم اچھی طرح جان گئے لیکن صلاۃ کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ، بَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ﴾ 'اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے'۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(١٠) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب صلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد التشهد، ١/٣٠٥، الرقم/٤٠٥، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد التشهد، ١/ ٢٥٨،

اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللهُ تَعَالٰى أَنَّ نُصَلِّيَ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَکَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْکَ؟ قَالَ: فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے (اس وقت) ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود شریف بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ (ہمیں بتایئے) ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس پر رسول اللہ ﷺ

.... الرقم/ ٩٨٠، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الأحزاب، ٥/ ٣٥٩، الرقم/ ٣٢٢٠۔

کچھ دیر خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خواہش کی کہ کاش انہوں نے یہ سوال ہی نہ پوچھا ہوتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ﴾ 'اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر اس طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی اولاد پر برکت اسی طرح نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو دونوں جہانوں میں برکت دی۔ بے شک تو تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے'۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

حُبُّ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَلَامَةُ الإِيْمَانِ وَبُغْضُهُ عَلَامَةُ النِّفَاقِ

﴿مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت ایمان کی علامت اور آپ کی دشمنی منافقت کی علامت ہے﴾

١١/٧. عَنْ زِرٍّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت زِر (بن حبیش) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حبّ الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، ٨٦/١، الرقم/٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٧/٥، الرقم/٨١٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٣٦٧/١٥، الرقم/٦٩٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٦٥/٦، الرقم/٣٢٠٦٤۔

اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا! حضور نبی اُمی لقب ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

تَلْقِيْبُ النَّبِيِّ ﷺ عَلِيًّا رضی الله عنه بِأَبِي تُرَابٍ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا حضرت علی رضی الله عنه کو 'ابوتراب' کا لقب عطا فرمانا﴾

١٢/٨. عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساجد، باب نوم الرجال في المسجد، ١/١٦٩، الرقم/٤٣٠، وأيضًا في كتاب الاستئذان، باب القائلة في المسجد، ٥/٢٣١٦، الرقم/٥٩٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٤/١٨٧٤، الرقم/٢٤٠٩.

سَقَطَ رِدَآؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَا التُّرَابِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب انہیں ابو تراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ نہایت خوش ہوتے تھے۔ تو راوی نے ان سے عرض کیا: ہمیں وہ واقعہ سنایئے کہ اُن رضی اللہ عنہ کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ وہ شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابو تراب (مٹی والے)! اٹھو؛ اے ابو تراب! اٹھو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

كَوْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَقْضَى الصَّحَابَةِ

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ ماہر تھے﴾

١٣/٩. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ رضي الله عنه.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم میں سب سے بڑے قاری حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سب سے بڑے قاضی (شرعی فیصلوں کی صلاحیت رکھنے والے) حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا﴾ [البقرة، ٢/١٠٦]، ٤/١٦٢٨، الرقم/٤٢١١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٨٩، الرقم/١٠٩٩٥۔

حُبُّ اللهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ ﷺ لِعَلِيٍّ ﷺ

﴿اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی مولا علی ﷺ سے محبت کا بیان﴾

١٤-١٥/١٠. عَنْ سَهْلٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ، فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَهٗ. فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقِيْلَ: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ. فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ، فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ، فَقَالَ: أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا. فَقَالَ: انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ. فَوَاللهِ، لَأَنْ

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من أسلم على يديه رجل، ١٠٩٦/٣، الرقم/٢٨٤٧، وأيضًا في كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ١٥٤٢/٤، الرقم/٣٩٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب من فضائل علي بن أبي طالب ﷺ، ١٨٧٢/٤، الرقم/٢٤٠٦۔

يَهْدِيَ اللهُ بِکَ رَجُلًا خَيْرٌ لَکَ مِنْ أَنْ يَکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا: جنگ خیبر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔ تو لوگوں نے ساری رات اسی انتظار میں گزار دی کہ جھنڈا کس کو عطا کیا جاتا ہے۔ اگلے روز ہر ایک اس کا تمنائی تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا: ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے (انہیں بلا کر) ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ اس طرح شفایاب ہوگئے جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ پھر انہیں علم عطا فرما دیا۔ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہوجائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چپکے سے جاؤ اور جب ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں دعوتِ اسلام دینا اور بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔ خدا کی قسم! اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت سے نواز دیا تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(١٥) **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ** رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. يَفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ. قَالَ: فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعٰى لَهَا. قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه. فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا. وَقَالَ: امْشِ. وَلَا تَلْتَفِتْ. حَتّٰى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْکَ. قَالَ: فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ. فَصَرَخَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلٰى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْکَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ. إِلَّا بِحَقِّهَا. وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٤/١٨٧١-١٨٧٢، الرقم/٢٤٠٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٧٩، الرقم/٨٦٠٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٧٩، الرقم/٦٩٣٤۔

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن فرمایا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا، حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ اس دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی تھی، اس دن میں آپ ﷺ کے سامنے اِس اُمید سے آیا کہ (شاید) آپ ﷺ مجھے اس کے لیے بلائیں گے، حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا: پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب ﷺ کو بلایا اور ان کو جھنڈا عطا کر کے فرمایا جاؤ اور اِدھر اُدھر توجہ نہ کرنا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے۔ حضرت علی ﷺ کچھ دور گئے، پھر ٹھہر گئے اور اِدھر اُدھر التفات نہیں کیا، پھر انہوں نے زور سے آواز دی: یا رسول اللہ! میں ان لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اُن سے اُس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ وہ **'لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ'** کی شہادت نہ دیں اور جب وہ یہ گواہی دے دیں تو پھر انہوں نے تم سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا سوائے یہ کہ اُن پر کسی کا حق ہو اور اُن کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٦/١١. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه، فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَمِنْهَا عَنْهُ: ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلٰى عَلِيٍّ، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَقَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، أَوْ يَحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ.قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلِيًّا، فَجِئْتُ بِهٖ أَقُوْدُهُ، وَهُوَ أَرْمَدُ، حَتّٰى أَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوْبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ

١٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٤١، الرقم/١٨٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٥١، الرقم/١٦٥٨٦، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٨٢، الرقم/٦٩٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٩٣، الرقم/٣٦٨٧٤۔

أُوْفِيْهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

قَالَ: فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر مجھے حضرت علی ﷺ کو بلانے کے لیے بھیجا اور اُن کو آشوب چشم تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ضرور بالضرور جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہو گا یا (فرمایا:) اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ بیان کرتے ہیں پھر میں حضرت علی ﷺ کے پاس آیا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اس حال میں کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک ان کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ ٹھیک ہوگئے۔ پھر آپ ﷺ نے اُنھیں جھنڈا عطا فرمایا۔

(جنگ شروع ہوئی تو) حضرت علی ﷺ کے مقابلہ میں مرحب نکلا اور کہنے لگا:

’سارا خیبر جانتا ہے کہ بے شک میں مرحب ہوں اور یہ کہ
میں ہر وقت ہتھیار بند ہوتا ہوں اور ایک تجربہ کار جنگجو ہوں
اور جب جنگیں ہوتی ہیں تو وہ بھڑک اٹھتا ہے۔‘

حضرت علی ﷺ نے جواب دیا:

’میں وہ شخص ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا ہے

اور میں جنگل کے اس شیر کی مانند ہوں جو ایک ہیبت ناک
منظر کا حامل ہو یا ان کے درمیان ایک پیمانوں میں ایک بڑا
پیمانہ ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر ضرب لگائی اور (ایک ہی ضربِ حیدری سے) اس کو قتل کر دیا۔ پھر فتح آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئی۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

كَوْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه مِنَ الرَّسُوْلِ صلى الله عليه وآله وسلم بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ عليه السلام مِنْ مُوْسٰى عليه السلام

﴿مولا علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایسے ہی تھے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام تھے﴾

١٢/١٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، ٤/١٦٠٢، الرقم/٤١٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٤/١٨٧٠-١٨٧١، الرقم/٢٤٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٥، الرقم/١٦٠٨۔

غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی ﷺ کو مدینہ میں (اپنا نائب بنا کر) چھوڑا تو حضرت علی ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو ہارون ﷺ کی موسیٰ ﷺ سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٨- ٢٠/ ١٣. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابراہیم بن سعد اپنے والد حضرت سعد (بن ابی وقاص ﷺ) سے روایت کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ﷺ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو ہارون ﷺ کو موسیٰ ﷺ

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٣/ ١٣٥٩، الرقم/ ٣٥٠٣، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضائل الصحابة ﷺ، فضل علي بن أبي طالب ﷺ، ١/ ٤٢، الرقم/ ١١٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٦٩، الرقم/ ٦٩٢٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ٧٣، الرقم/ ٧١٨.

سے تھی۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(١٩) وَفِي رِوَايَةِ سَعْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایک روایت میں حضرت سعد رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے حضرت علی رضی الله عنه سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(٢٠) وَفِي رِوَايَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب من فضائل علي رضی الله عنه، ١٨٧١/٤، الرقم/٢٤٠٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٤/٥، الرقم/٨١٣٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٣٩/٣، الرقم/٢٧٢٨۔

٢٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ١٨٧٠/٤، الرقم/٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٦٤١/٥، الرقم/٣٧٣١، وابن ماجه في السنن،

اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. قَالَ سَعِيْدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلٰى أُذُنَيْهِ فَقَالَ: نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایک اور روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، مگر بلا شبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں چاہتا تھا کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بالمشافہ سن لوں۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کی یہ روایت سنائی۔ انہوں نے کہا: میں نے اس حدیث کو خود سنا ہے۔ میں نے عرض کیا: آپ نے خود سنا ہے؟ انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور فرمایا: اگر میں نے خود نہ سنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے

.... المقدمة، باب في فضائل أصحاب الرسول رضي الله عنهم، فضل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ١/٤٥، الرقم/١٢١۔

ہو جائیں۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

قَوْلُ الرَّسُوْلِ ﷺ: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ

﴿فرمانِ رسول ﷺ: علی (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں علی (رضی اللہ عنہ) سے ہوں﴾

٢١/١٤. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُقِيْمَ بِهَا ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ قَالُوْا: لَا نُقِرُّ لَکَ بِهٰذَا لَوْ نَعْلَمُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ مَا مَنَعْنَاکَ شَيْئًا وَلٰـكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: أَنَا رَسُوْلُ اللهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ امْحُ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ عَلِيٌّ: لَا وَاللهِ، لَا أَمْحُوْکَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب عمرة القضاء، ٤/١٥٥١، الرقم/٤٠٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٥، الرقم/٩٣١۔

يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا: قُلْ لِصَاحِبِکَ: اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عليها السلام دُوْنَکِ ابْنَةَ عَمِّکِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ: الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْکَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ: أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ: إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب ذی العقدہ میں حضور نبی اکرم ﷺ نے عمرہ ادا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ آپ ﷺ کے داخلے کے راستے میں رکاوٹ بن گئے۔ یہاں تک کہ ان کے ساتھ اس شرط پر صلح ہوئی کہ اگلے سال آپ تین دن یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ جب صلح نامہ لکھا جا رہا تھا تو اس

میں تحریر کر دیا گیا کہ محمد رسول اللہ سے یہ معاہدہ ہوا ہے۔ اس پر وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم اسے نہیں مانتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپ کے راستے میں ذرا بھی رکاوٹ نہ ڈالتے، بلکہ آپ محمد بن عبداللہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں اور محمد بن عبد اللہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹادو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، خدا کی قسم! میں اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ رسول اللہ نے صلح نامہ لے لیا، حالانکہ آپ ﷺ (ظاہراً) اچھی طرح لکھنا جانتے نہ تھے لیکن آپ ﷺ نے تحریر فرمادیا کہ یہ محمد بن عبد اللہ کا صلح نامہ ہے کہ وہ مکہ میں ہتھیار لے کر داخل نہ ہوں گے۔ ماسوائے تلوار کے جو نیام میں ہوگی اور اگر یہاں کا کوئی باشندہ ان کے ساتھ جانا چاہے تو اسے نہیں لے جائیں گے اور ان کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے نہیں روکیں گے۔ جب اگلے سال آپ ﷺ مکہ معظّمہ میں داخل ہوئے اور تین روز کی مدت پوری ہوگئی تو قریش حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اپنے آقا سے کہیے کہ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت پوری ہوگئی ہے جب حضور نبی اکرم ﷺ وہاں سے چل دیئے تو حضرت حمزہ کی صاحبزادی چچاجان! چچاجان! کہتی ہوئی آپ ﷺ کے پیچھے چل دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بلالیا، پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ آپ کے چچاجان کی بیٹی ہے جس کو میں نے لے لیا ہے۔ اس لڑکی کو اپنے پاس رکھنے کے بارے میں حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر کے درمیان تنازعہ ہوگیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اسے میں نے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خالہ کے پاس رہنے کا فیصلہ دیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم صورت اور سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ عرض کیا: آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی (یعنی بھتیجی) ہے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

فَاطِمَةُ عليها السلام سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

﴿سیدہ فاطمہ علیہا السلام سب جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں﴾

٢٢/١٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ أَوْ عَنْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِيْنَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ إِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهٗ عَارَضَنِي الْعَامَ

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٦، ١٣٢٧، الرقم/٣٤٢٦، ٣٤٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب فضائل فاطمة رضي الله عنها بنت النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٤/١٩٠٤، الرقم/٢٤٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٨٢، الرقم/٢٦٤٥٦۔

مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ، أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَضَحِكْتُ لِذٰلِکَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا (ہمارے ہاں) آئیں اور ان کا چلنا ہو بہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے جیسا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔ پھر آہستہ سے اُن سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے کوئی اور بات چپکے سے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ میں نے کہا: آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ بعد ازاں میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے) پوچھا: آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کرسکتی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وِصال ہو گیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ سرگوشی کی تھی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے

آ ملو گی۔ اس بات نے مجھے رُلا دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣ / ١٦. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ؓ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا فَاطِمَةُ، أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ فاطمہ ؓ سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اِس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستئذان، باب من ناجى بين يدي الناس ولم يخبر بسر صاحبه، ٥/٢٣١٧، الرقم/٥٩٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ؓ، باب فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٥، الرقم/٢٤٥٠، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٦٢، الرقم/١٣٤٢، والنسائي في فضائل الصحابة/٧٧، الرقم/٢٦٣۔

كَانَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام أَوَّلَ النَّاسِ لَحَاقًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ

﴿رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سب سے پہلے سیدہ فاطمہ علیہا السلام کا ملاقات کرنا﴾

١٧/٢٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِکَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ.

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/١٣٦١، الرقم/٣٥١١، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النُّبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٧، الرقم/٣٤٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة رضي الله عنها بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٤، الرقم/٢٤٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٧٧۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ ؓ کو بلایا پھر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا تھا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ تو میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

فَاطِمَةُ عليها السلام بَضْعَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَنْ أَبْغَضَهَا فَقَدْ أَبْغَضَ الرَّسُوْلَ ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جگرِ گوشہ رسول ﷺ ہیں جس نے انہیں ناراض کیا اس نے رسولِ خدا ﷺ کو کیا﴾

۱۸/۲۵. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت مِسوَر بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض

۲۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ۳/۱۳٦۱، الرقم/۳۵۱۰، وأيضًا في كتاب المناقب، باب مناقب فاطمة رضي الله عنها، ۳/۱۳۷٤، الرقم/۳۵۵٦، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب فضائل فاطمة رضي الله عنها بنت النبي ﷺ، ٤/۱۹۰۳، الرقم/۲٤٤۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳۸۸، الرقم/۳۲۲٦۹۔

کیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٩/٢٦. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی الله عنه: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ ...... قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا، وَاللهِ، لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے منگنی کی ...... بیان کیا کہ (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکلیف پہنچائے خدا کی قسم! کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دُشمنِ خدا کی بیٹیاں جمع نہیں

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب ذكر أصهار النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ١٣٦٤/٣، الرقم/٣٥٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب فضائل فاطمة رضي الله عنها بنت النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ١٩٠٣/٤، الرقم/٢٤٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الغيرة، ٦٤٤/١، الرقم/١٩٩٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٧٥٩/٢، الرقم/١٣٣٥۔

ہو سکتیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

قَوْلُ الرَّسُوْلِ ﷺ: مَنْ آذٰى فَاطِمَةَ ﷺ فَقَدْ آذَانِي

﴿فرمانِ رسول ﷺ: جس نے فاطمہ (ﷺ) کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی﴾

٢٧-٢٨/٢٠. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِي أَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ.

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب فضائل فاطمة ﷺ بنت النبي ﷺ، ١٩٠٢/٤، الرقم/٢٤٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٨/٤، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٧٥٦/٢، الرقم/١٣٢٨، وأبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، ٢٢٦/٢، الرقم/٢٠٧١، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل فاطمة ﷺ بنت محمد ﷺ، ٦٩٨/٥، الرقم/٣٨٦٧، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الغيرة، ٦٤٣/١، الرقم/١٩٩٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١٤٧/٥، الرقم/٨٥١٨۔

ثُمَّ لَا آذُنُ لَهُمْ. وَقَالَ: فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيْبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت مسور بن مخرمہ ﷺ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا رشتہ علی (ﷺ) سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا پھر (فرمایا:) میں انہیں اجازت نہیں دیتا، (پھر تیسری مرتبہ فرمایا:) میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(٢٨) وَفِي رِوَايَةِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا.

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٣، الرقم/٢٤٤٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٩٧، الرقم/٨٣٧٠، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٥/٣٦١، الرقم/٢٩٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٤٠٤، الرقم/١٠١٠۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایک روایت میں حضرت مسور بن مخرمہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جو بات اسے اذیت دے وہ مجھے اذیت دیتی ہے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

كَانَتْ مِشْيَةُ فَاطِمَةَ عليها السلام مِثْلَ مِشْيَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا چلنا، رسول اللہ ﷺ کے چلنے جیسا تھا﴾

٢١/٢٩. عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيْعًا، لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها تَمْشِي، وَلَا وَاللهِ، مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ **روایت کرتے ہیں** کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی اَزواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اِتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں تشریف لے آئیں، تو اللہ کی قسم! اُن کا چلنا حضور نبی اکرم

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستئذان، باب من ناجى بين الناس ومن لم بسر صاحبه فإذا مات أخبر به، ٥/٢٣١٧، الرقم/٥٩٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب فضائل فاطمة رضي الله عنها بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٥، الرقم/٢٤٥٠، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٦٢، الرقم/١٣٤٢۔

ﷺ کے چلنے سے ذرّہ بھر مختلف نہ تھا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٠/ ٢٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي. فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِيْنَ بَكَتْ: أَخَصَّكِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِحَدِيْثِهِ دُوْنَنَا ثُمَّ تَبْكِيْنَ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ: فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب فضائل فاطمة رضي الله عنها بنت النبي ﷺ، ٤/ ١٩٠٥-١٩٠٦، الرقم/ ٢٤٥٠، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ، ١/ ٥١٨، الرقم/ ١٦٢٠۔

أَجَلِي وَإِنَّکِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوْقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَکِ فَبَکَيْتُ لِذٰلِکَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَکُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَضَحِکْتُ لِذٰلِکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام اَزواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر اُنہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رونے لگیں، پھر آپ ﷺ نے چپکے سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں، میں نے حضرت فاطمہ سے کہا: آپ کس وجہ سے روئیں؟ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی، میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کوئی خوشی، غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بغیر آپ کے ساتھ کوئی خاص بات کی ہے پھر بھی آپ رو رہی ہیں اور میں نے حضرت فاطمہ سے پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی، حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوگیا تو میں نے پھر ان سے پوچھا۔ حضرت فاطمہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (پہلی بار) یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام مجھ سے ہر سال

ایک بار قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو بار قرآن مجید کا دور کیا ہے اور میرا یہی گمان ہے کہ اب میرا وقت (وصال) آ گیا ہے، اور میرے اہل میں سے سب سے پہلے تم میرے ساتھ ملو گی، اور میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں، تب میں رونے لگی پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام مؤمن عورتوں کی سردار ہو، یا اس امت کی (تمام) عورتوں کی سردار ہو، میں اس وجہ سے ہنسی تھی۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عليها السلام

﴿حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی تسبیح کا بیان﴾

٢٣/٣١. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه أَنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام شَكَتْ مَا تَلْقٰى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى فَأَتَتِ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ أَقُوْمُ فَقَالَ: مَكَانَكِ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ إِذَا

٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب التكبير والتسبيح عند المنام، ٥/٢٣٢٩، الرقم/٥٩٥٩، وأيضًا في كتاب النفقات، باب عمل المرأة في بيت زوجها، ٥/٢٠٥١، الرقم/٥٠٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التسبيح أول النهار وعند النوم، ٤/٢٠٩١، الرقم/٢٧٢٧، ٢٧٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٥، الرقم/٧٤٠، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التسبيح عند النوم، ٤/٣١٥، الرقم/٥٠٦٢، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في التسبيح والتكبير والتحميد عند المنام، ٥/٤٧٧، الرقم/٣٤٠٨.

أَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَهٰذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ. وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اَلتَّسْبِيْحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کے ہاتھوں میں چکی پیسنے کے باعث چھالے پڑ گئے چنانچہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موجود نہ پایا۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس امر کا تذکرہ کیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے، میں کھڑا ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر (ہی) رہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہو جب تم اپنے بستروں پر لیٹنے لگو یا اپنی خواب گاہ سنبھالو تو تینتیس مرتبہ اَللهُ أَكْبَرُ، تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ کہو اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ امام ابن سیرین نے بیان کیا: سُبْحَانَ اللهِ کہنا چونتیس مرتبہ فرمایا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ لِفَاطِمَةَ عليها السلام

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا بیان﴾

٢٤/٣٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَلَا تَنْظُرُوْنَ إِلٰى هٰذَا الْمُرَائِي أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلٰى جَزُوْرِ آلِ فُـلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيءُ بِهِ ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ إِلٰى

٣٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب المرأة تطرح عن المصلي شيئاً من الأذى، ١/١٩٤، الرقم/٤٩٨، وأيضاً في كتاب الجهاد والسير، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، ٣/ ١٠٧٢، الرقم/٢٧٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين، ٣/١٤١٨، الرقم/١٧٩٤۔

بَعْضٍ مِنَ الضَّحِکِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلٰی فَاطِمَةَ عليها السلام وَهِيَ جُوَيْرِيَةُ فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰی وَثَبَتَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم سَاجِدًا حَتّٰی أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم الصَّلَاةَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، عَلَيْکَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ، عَلَيْکَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ، عَلَيْکَ بِقُرَيْشٍ ثُمَّ سَمّٰی اَللّٰهُمَّ، عَلَيْکَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: عَبْدُ اللهِ فَوَاللهِ، لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰی يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا إِلَی الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے اور (پاس ہی) قریش کی ایک جماعت مجلس جمائے ہوئے تھی کہ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: کیا تم اس دکھاوا کرنے والے کو نہیں دیکھتے، کون ہے تم میں سے جو آلِ فلاں کے مذبح کو جائے اور وہاں سے گوبر، خون اور اوجھری لائے، پھر انتظار کرے یہاں تک کہ جب یہ سجدے میں جائیں تو ان کی پشت پر لاد دے۔ تو ان میں سے ایک بدبخت ترین شخص جا کر یہ سب کچھ لے آیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سجدہ کے دوران

آپ ﷺ کے مبارک کندھوں پر رکھ دیا۔ اس وجہ سے حضور نبی اکرم ﷺ سجدے میں ہی رہے۔ وہ لوگ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ہنسی کے مارے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ کسی نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا جو نوعمر تھیں۔ وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور رسول اللہ ﷺ سجدے میں ہی تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے وہ بوجھ آپ ﷺ کے اُوپر سے ہٹا دیا اور اُن (کفار) کی جانب متوجہ ہو کر انہیں برا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے: اے اللہ! قریش کا مؤاخذہ فرما۔ اے اللہ! قریش کا مؤاخذہ فرما۔ اے اللہ! قریش کا مؤاخذہ فرما۔ پھر ان کے نام لیے: اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، اُمیّہ بن خلف، عُقبہ بن ابو معیط اور عمارہ بن ولید کا مؤاخذہ فرما۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں نے ان لوگوں کو غزوۂ بدر کے روز ذلّت سے پچھاڑے ہوئے مُردوں میں دیکھا۔ پھر وہ گھسیٹ کر بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٥/٣٣. عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَسَأَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ

٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ – إلى قوله: – لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ﴾ [النور، ٢٤/٣١]، ٥/٢٠٠٩، الرقم/٤٩٥٠۔

وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي كَانَتْ فَاطِمَةُ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلٰى تُرْسِهٖ فَأُخِذَ حَصِيْرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو حازم نے بیان کیا کہ لوگوں کے اندر اس بات میں اختلاف ہوا کہ غزوہ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا۔ تو لوگوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی ﷺ سے دریافت کیا جو مدینہ منورہ کے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے آخری زندہ رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی اس بات کا مجھ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ ﷺ آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے خون دھوتی تھیں اور حضرت علی ﷺ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے۔ پھر ٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا اور اس کی راکھ آپ ﷺ کے زخم میں بھری گئی۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

حُزْنُ فَاطِمَةَ عليها السلام عَلٰى وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حضور نبی اکرم ﷺ کی وفات پر بے حد غمناک ہونا﴾

٣٤/٢٦. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام: وَا كَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا: لَيْسَ عَلٰى أَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ، أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ، مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ، إِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام: يَا أَنَسُ، أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ التُّرَابَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض نے شدّت اختیار کرلی اور آپ ﷺ پر غشی کی حالت طاری ہوگئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب مرض النبي ﷺ ووفاته، ٤/ ١٦١٩، الرقم/ ٤١٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٠٤، الرقم: ١٣١٣٩۔

نے کہا: ہائے میرے ابا جان کی تکلیف! آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: تمہارے ابا جان کو آج کے بعد تکلیف نہ ہوگی۔ جب آپ ﷺ کا وصال ہوگیا تو انہوں نے کہا: اے ابا جان! رب کریم نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ اباجان! آپ تو جنت الفردوس میں قیام پذیر ہیں۔ اباجان! میں اس غم کی خبر جبرئیل علیہ السلام کو سناتی ہوں۔ جب آپ ﷺ کو دفن کیا جاچکا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت انس سے کہا کہ تمہارے دلوں نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے گوارا کرلیا تھا۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی الله عنهما

﴿ حسنین کریمین رضی الله عنهما کے مناقب کا بیان ﴾

٣٥/٢٧. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلٰى جَنْبِهٖ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُوْلُ: ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوبکرہ رضی الله عنه بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کو منبر پر سنا اور امام حسن رضی الله عنه آپ صلی الله عليه وآله وسلم کے پہلو میں تھے، آپ صلی الله عليه وآله وسلم کبھی لوگوں کی جانب دیکھتے اور کبھی اُن کی طرف دیکھتے اور فرماتے: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور یقیناً اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے گا۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٢٨. عَنْ إِيَاسٍ عَنْ أَبِيْهِ (سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ) رضی الله عنه قَالَ:

٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب مناقب الحسن والحسين رضی الله عنهما، ٣/١٣٦٩، الرقم/٣٥٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٧، الرقم/٢٠٤٠٨۔

٣٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب فضائل الحسن والحسين رضی الله عنهما، ٤/١٨٨٣، الرقم/٢٤٢٣۔

لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ﷺ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتّٰى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت اِیاس اپنے والد (حضرت سلمہ بن عمرو بن الاکوع ﷺ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں اس سفید خچر کی لگام کو پکڑ کر چلا ہوں جس پر رسول اللہ ﷺ اور حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ سوار تھے، یہاں تک کہ میں نے ان کو حضور نبی اکرم ﷺ کے حجرہ میں داخل کیا، یہ آگے تھے اور وہ پیچھے تھے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام شَبِيْهَي رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿امام حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ شبیہانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں﴾

٢٩/٣٧. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی الله عنهما.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کوئی شخص امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ نہ تھا۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٣٨. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: صَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه الْعَصْرَ ثُمَّ

٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب مناقب الإمام الحسن والحسين رضی الله عنهما، ٣/١٣٧٠، الرقم/ ٣٥٤٢، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥/٦٥٩، الرقم/ ٣٧٧٦۔

٣٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب مناقب الإمام الحسن والحسين رضی الله عنهما، ٣/١٣٧٠، الرقم/ ٣٥٤٠۔

خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَقَالَ: بِأَبِي شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَا شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَکُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ **بیان فرماتے ہیں** کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمازِ عصر پڑھ کر نکلے تو آپ نے چلتے چلتے امام حسن رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ تو انہیں اپنے کندھے پر اُٹھا لیا اور فرمایا: قسم کھا کر کہتا ہوں! تم رسولِ اکرم ﷺ سے مشابہت رکھتے ہو، علی رضی اللہ عنہ سے نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر ہنس رہے تھے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۹-۴۰/۳۱. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ **فرماتے ہیں** کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے اور امام حسن علیہ السلام کی شکل و صورت آپ ﷺ جیسی تھی۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ۳/۱۳۰۲، الرقم/۳۳۵۰۔

(٤٠) وَفِي رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ﷺ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ: صِفْهُ لِي قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا قَالَ: فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ایک روایت میں حضرت اسماعیل بن خالد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو جحیفہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے، حضرت حسن بن علی ﷺ، آپ ﷺ کی کامل شبیہ ہیں۔ میں نے حضرت ابو جحیفہ سے کہا: میرے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کے اوصاف مبارک بیان فرمائیے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کا رنگ مبارک سفید تھا، بعض بال سفید ہوگئے تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں مرحمت فرمانے کا وعدہ کیا تھا لیکن ہمیں عطا فرمانے سے پہلے آپ ﷺ کا وصال ہوگیا تھا۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ١٣٠٢/٣، الرقم/٣٣٥١۔

٤١/٣٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ ﷺ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ جب امام حسین ﷺ کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ آپ کے (چہرہ انور پر لکڑی مار کر) بے ادبی کر رہا تھا اور آپ کے حسن و جمال پر نکتہ چینی کر رہا تھا۔ حضرت انس ﷺ نے (وہاں کھڑے ہو کر) فرمایا: (اے بدبخت! جن کی تو بے ادبی کر رہا ہے) یہ تو (حسن و جمال میں) سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب مناقب الحسن والحسين ﷺ، ٣/١٣٧٠، الرقم/٣٥٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٦١، الرقم/١٣٧٧٤۔

حَبُّ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم الشَّدِيْدُ لَهُمَا عليهما السلام

﴿حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کی حسنین کریمین علیہما السلام سے بے حد محبت کا بیان﴾

٤٢/ ٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضي الله عنهما وَعِنْدَهُ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم نے سیّدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو چوما تو آپ صلى الله عليه وآله وسلم کے پاس اس وقت اقرع بن حابس تمیمی بیٹھا تھا وہ بولا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے تو کبھی ان میں سے کسی کو نہیں چوما۔ تو رسول

٤٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/ ٢٢٣٥، الرقم/ ٥٦٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمة والعيال وتواضع هو فضل لك، ٤/ ١٨٠٨، الرقم/ ٢٣١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٤١، الرقم/ ٧٢٨٧۔

اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام رَيْحَانَتَي النَّبِيِّ ﷺ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام، رسول اللہ ﷺ کے دو پھول ہیں﴾

٣٤/٤٣. عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت (عبد الرحمٰن) بن ابی نُعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک آدمی نے اُن سے مچھر کے خون کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: تم کہاں کے رہنے

٤٣: أخرجه أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٤، الرقم/٥٦٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم/٥٦٧٥، وأيضًا، ٢/١١٤، الرقم: ٥٩٤٠، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥/٦٥٧، الرقم/٣٧٧٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٠، الرقم/٨٥٣٠۔

والے ہو؟ تو اُس نے کہا: میں عِراق کا باشندہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ذرا اس شخص کو تو دیکھو کہ مجھ سے مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (امام حسین ﷺ) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: وہ دونوں (حسن اور حسین ﷺ) ہی تو میرے گلشنِ دُنیا کے دو پھول ہیں۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

حُبُّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام حُبُّ اللهِ تَعَالٰی وَرَسُوْلِهِ ﷺ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام سے محبت، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہے﴾

٤٤/٣٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى أَتٰى سُوْقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ. ...... فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ الدوسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: دن کے کسی حصے میں حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے، نہ آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی بات کی

٤٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب ما ذكر في الأسواق، ٢/٧٤٧، الرقم/٢٠١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب فضائل الحسن والحسين رضی الله عنهما، ٤/١٨٨٢، الرقم/٢٤٢١۔

اور نہ میں نے آپ ﷺ سے، یہاں تک کہ آپ ﷺ قینقاع بازار میں جا پہنچے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے (اور شہزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلانے لگے) اتنے میں شہزادے دوڑتے ہوئے آ گئے، تو آپ ﷺ نے شہزادے کو سینے سے لگا لیا اور بوسہ دیا نیز فرمایا: اے اللہ! تو اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٥-٣٦/٤٦. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ علیہما السلام عَلٰى عَاتِقِهٖ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهٗ، فَأَحِبَّهٗ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے

٤٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين رضی اللہ عنہما، ٣/١٣٧٠، الرقم/٣٥٣٩، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب فضائل الحسن والحسين رضی اللہ عنہما، ٤/١٨٨٣، الرقم/٢٤٢٢، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين علیہما السلام، ٥/٦٦١، الرقم/٣٧٨٣، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٦٨، الرقم/١٣٥٣۔

محبت فرما۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٤٦) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت فرما۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٧/ ٣٧. عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ

٤٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب فضائل الحسين والحسين رضي الله عنهما، ٤/ ١٨٨٢، الرقم/ ٢٤٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٤٩، الرقم/ ٧٣٩٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب رضي الله عنهم، ١/ ٥١، الرقم/ ١٤٢۔

٤٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب السخاب للصبيان، ٥/ ٢٢٠٧، الرقم/ ٥٥٤٥۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سُوْقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِيْنَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ: أَيْنَ لُكَعُ ثَـلَاثًا ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهٖ: هٰكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهٖ: هٰكَذَا فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ. وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما بَعْدَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا قَالَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت نافع بن جبیر سے مروی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب آپ ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس لوٹا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ننھا منا کہاں ہے؟ یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بلاؤ چنانچہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور چل پڑے اور ان کی گردن میں سخاب (ایک قسم کا ہار) تھا۔ (انہیں دیکھ کر) حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے بازو مبارک پھیلا دیئے ایسے میں امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی بازو پھیلا دیئے پھر آپ ﷺ نے انہیں اپنے سینہ مبارک سے لگا کر فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے بھی محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو اس سے محبت کرتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت سے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کوئی اور

مجھے پیارا نہیں ہے جب سے رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٤٨. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کو (یعنی حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو) اور امام حسن علیہ السلام کو گود میں لے کر کہا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے ان دونوں سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت فرما۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ٣/١٣٦٩، الرقم: ٣٥٣٧، وأيضًا، ٣/١٣٦٦، الرقم: ٣٥٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢١٠، الرقم: ٢١٨٧٧، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١/٣٢٦، الرقم: ٤٤٩۔

كَانَتِ الصَّدَقَةُ حَرَامًا عَلَيْهِمَا عليهما السلام

﴿حسنین کریمین علیہما السلام پر صدقہ حرام ہونے کا بیان﴾

٣٩/٤٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی الله عنهما تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: كِخٍ كِخٍ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ: أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کخ، کخ۔ تاکہ وہ اسے منہ سے نکال دیں۔ پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ما يذكر في الصدقة للنبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٥٤٢/٢، الرقم/١٤٢٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب تحريم الزكاة على رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، ٧٥١/٢، الرقم/١٠٦٩۔

٥٠/ ٤٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهٗ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضي الله عنهما يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهٗ فِي فِيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم لَا يَأْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: (موسم کی پہلی) کھجوریں اتاری جاتیں تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جاتی تھیں۔ کبھی کوئی لاتا کہ یہ اس کی کھجوریں ہیں اور کبھی کوئی لاتا کہ یہ اس کی کھجوریں ہیں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ان کھجوروں سے کھیلا کرتے، ایک مرتبہ ان میں سے کسی ایک نے کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے منہ سے نکلوا دی اور فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ آلِ محمد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے۔

٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب أخذ صدقة التمر عند صرام النخل وهل يترك الصبي فيمس تمر الصدقة، ٢/ ٥٤١، الرقم/ ١٤١٤۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُهُمَا عليهما السلام

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کو نظرِ بد سے محفوظ رکھنے کے لیے دم فرمانا﴾

٥١/٤١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام کو (خصوصی طور پر) کلماتِ تعوّذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور فرماتے: تمہارے جدِّ امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں

٥١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب يزفون النسلان في المشي، ٣/١٢٣٣، الرقم/٣١٩١، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في القرآن، ٤/٢٣٥، الرقم/٤٧٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطبّ، باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ٢/١١٦٤، الرقم/٣٥٢٥۔

صاحبزادوں حضرت اسماعیل و حضرت اسحاق علیہما السلام کے لیے ان کلمات کے ساتھ تعوّذ کرتے تھے: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ﴾ ’میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظرِ بد سے پناہ مانگتا ہوں۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

یادداشتیں

یادداشتیں